

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقش آغاز

- ✱ مسئلہ افغانستان اور جمعیتہ العلماء اسلام کا موقف
- ✱ گولہ میز کانفرنس میں مولانا سمیع الحق کا خطاب
- ✱ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے اہلیہ محترمہ کا انتقال

دینی غیرت و حمیت اور اسلامی جذبہ جہاد سے سرشار افغان مجاہدین کی مسلسل آٹھ سالہ تاریخ ساز اور پیشانی قربانیاں بالآخر رنگ لائیں اور روس نے افغانستان سے اپنی فوجوں کی واپسی کا مشرورہ بھی سنا دیا۔ روسی فوجوں کی واپسی کے بعد کیا واقعہ بھی افغانستان آزاد ہو جائے گا؟ وہاں پر اسلامی ریاست کا قیام، نفاذ شریعت کا عمل، افغان مجاہدین کی اپنی مرضی کی حکومت اور منتشر مہاجرین کا امن و سکون سے اپنے ملک میں زندگی بسر کر سکتا! یہ ہیں مستقبل کے مسائل۔ جن کے حل کرنے میں افغان قائدین، سیاسی مدبرین اور حکومت پاکستان نے حد درجہ جزم و احتیاط، ہوشمندی اور عزیمت و استقامت کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ پاکستان نے مسلسل آٹھ سال سے ایک ٹھہرا اور اور ظالم جارج کے مقابلے میں مظلوم و محروم کابھرا اور ساتھ دینے کی جوشاں داز نظیر قائم کی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ پاکستان خود بھی ٹھہر دے اور اس کی کاوشیں افغان مجاہدین کی فحتمندی اور افغان مہاجرین کی باعزت وطن واپسی کا ذریعہ بن سکیں۔

چنانچہ وزیراعظم پاکستان نے اسی مسئلہ کی نزاکت و اہمیت کے پیش نظر ایک قومی موقف اختیار کرنے کی غرض سے ایم آر ڈی سمیت ۹ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی آل پارٹیز گول میز کانفرنس بلائی، سب نے وزیراعظم کے اس اقدام کو حوصلہ افزاء اور خوش آمد قرار دیا اور بعض لیڈروں کے بزم غیر جمہوری اور متنازعہ اسمبلی کے غیر نامندہ اور متنازعہ وزیراعظم ہونے کے باوجود بھی بحیثیت ان کے واقعی وزیراعظم ہونے کے مسئلہ کی اہمیت کے نقطہ ضرورت کے پیش نظر واپس پردہ کسی کے اشارہ ابرو کی اطاعت میں ان کی دعوت گول میز کانفرنس قبول کر لی گئی۔

قائد جمعیتہ مولانا سمیع الحق مدظلہ کو بھی وزیراعظم کا دعوت نامہ پہنچا تو جمعیتہ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ نے گول میز کانفرنس میں بھی اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر قائد جمعیتہ کی شرکت ضروری سمجھتے ہوئے انہیں افغان مجاہدین کی بھرپور حمایت، اظہار حق اور جمعیتہ کا موقف بیان کرنے کے لیے شرکت پر آمادہ کر لیا۔

چنانچہ گول میز کانفرنس ۵ اور ۶ مارچ دو روز تک جاری رہی جس میں زیادہ تر لیڈروں نے افغانستان کے مستقبل، مجاہدین کے موقف اور مہاجرین کی باعزت واپسی کے تمام پہلوؤں کو نظر انداز کر کے معاہدے پر دستخط کر دیئے جانے پر زور دیا بلکہ بزنس، پلیجو،

معراج محمد خان اور فتحیاب جیسے لوگوں نے تو مہاجرین کے خلاف اچھی زبان بھی استعمال کی اور افغانستان میں مستقبل کی آزاد اسلامی حکومت کو ”ملا شاہی“ قرار دے کر نفاذ شریعت اور نظام اسلامی کا مذاق بھی اڑایا۔ اس موقع پر اس نظریہ کے حامل لوگوں کو وزیر اعظم کی موجودگی میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے جارج روس کے وکیل، اس کے ایجنٹ اور زرخیز گمانتے قرار دیا اور کہا کہ مجاہدین کے بارہ میں اس قدر سوچنا اور روسی زبان کا استعمال ۳۳ لاکھ شہداء کے خون سے استہزاء اور تحقیر کے مترادف ہے۔

کافر نس کے اختتام پر کھانے کی میز پر جب مولانا شاہ احمد نورانی نے طنزاً شریعت بل کا ذکر چھیڑ دیا تو وزیر اعظم نے نظام شریعت پر علماء کے عملاً اتفاق کو چیلنج کیا، جبکہ اس سے قبل بھی رستی میں بلوچستان کے بلدیاتی کونشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم کا یہ بیان کہ ”اگر علماء متفق ہو جائیں تو حکومت بلا تاخیر شریعت نافذ کر دے گی“ اخبارات میں آچکا تھا۔ تو قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں اور ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کی موجودگی میں وزیر اعظم کے جواب میں کہا کہ ”جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں کا سینٹ میں پیش کردہ شریعت بل جس میں ۲۲ نکات سمیت شریعت کے تمام بنیادی اصول سمودیئے گئے ہیں تمام مکاتب فکر کے جید اور نمائندہ علماء کا متفقہ ہے، اگر گول میز کانفرنس میں شریک کسی بھی مکتب فکر کے عالم دین، کسی بھی سیاسی پارٹی کے رہنمایا ہاؤس کے کسی بھی معزز رکن کو اس کی کسی بھی دفعہ یا ہزنیہ ملک سے اختلاف ہو اور وہ قرآن و سنت کے علمی اور قطعی دلائل کی روشنی میں اس کی نشاندہی کرے تو اسے بڑی خوشی سے قبول کر لیا جائے گا، مگر عملاً اس کی جرات کسی کو بھی نہ ہو سکی اور کیسے ہوتی کہ انگلی رکھنے کی جگہ ہی نہ تھی سے

وہ خود بتائیں کہ روشتے ہے آفتاب کہاں

مجھے یہ ضد بھی نہیں ہے کہ دنے کو رات کہوں

گویا مولانا سمیع الحق نے وزیر اعظم سمیت ارباب حکومت و سیاست سب پر عملاً یہ واضح کر دیا کہ شریعت بل کے واقعہ نظام شریعت ہونے پر کسی کو اختلاف نہیں، اختلاف کا مفروضہ ان کا گھڑا ہوا ہے جو عملاً شریعت کے نفاذ میں غلطی نہیں۔ ۱۹۸۵ء کا الیکشن ہوا اس سے قبل مارشل لا کا دور ہو قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ اور ان کے ماحوزائے قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے ایک مسلمان اور عالم دین کی حیثیت سے حکومت کے ایوان میں اعلاء کلمۃ الحق کا جو وقت اختیار کیا تھا جو موجودہ دور میں کسی بھی سیاسی عمل کی وجہ جواز کے لیے نقطہ ضرورت کے مفروضے سے ہزار درجہ مقدم، قطعی، مخصوص ہے، آج حرف بحرف اس کی سچائیاں عملاً سب کے سامنے نکھر نکھر کر ظاہر ہو رہی ہیں۔ ہمیں کسی سے اس کے راز کمانے اور بیان داغ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ عملاً سب نے یہی وجہ جواز پیش کی کہ مسئلہ افغانستان چونکہ ملک محفوظ اور مسلمان ملت کا مسئلہ ہے لہذا اپنا موقف خواہ حکومت اس کو ملحوظ رکھے یا نہ رکھے بیان کر دینا ضروری تھا۔ جب کہ مذہبیہ مولانا سمیع الحق آٹھ دس سال سے یہی کہہ رہے ہیں کہ جناب! نفاذ شریعت کا مسئلہ تو سب پر مقدم اور فائق ہے

کوئی مانے یا نہ مانے تحریک نفاذ شریعت اور غلبہ اسلام کے کام سے چھٹی کر لینا شانِ مسلم کے زیبا نہیں۔ اعلاء کلمۃ الحق، علماء حق اور نائبانِ رسول کا فریضہ منصبی ہے سلطانِ جائزہ و خواہ وہ فوجی حکمران کی صورت میں ہو یا پیپلز پارٹی اور مسلم لیگی وزیر اعظم کی صورت میں ہو، پارلیمنٹ کا ایوان ہو یا گول میز کانفرنس کا میدان ہو، ظالم بادشاہ کے سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کلمۃ حق کہنا افضل جہاد ہے۔ اور الحمد للہ کہ جمعیت علماء اسلام نے کسی وقت بھی دعوت و عزیمت کے اس تاریخی تسلسل کو قائم رکھنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جمعیت کے رہنما صدر ایوب، یحییٰ خان، وزیر اعظم بھٹو، صدر ضیاء الحق کی فوجی آمریت اور مسلم لیگ کی آمرانہ جمہوریت میں سیاسی فساد کے تکرار، ناموافق ماحول اور ناسازگار حالات میں بھی جس طرح اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرتے رہے، اسی جہاد عزیمت کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے وزیر اعظم کی گول میز کانفرنس میں بھی جمہور مسلمانوں، افغان مجاہدین کی ترجمانی اور مستقبل کے آزاد اسلامی افغانستان کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے جمعیت علماء اسلام کا جو موقف پیش کیا وہ چونکہ تحریری نہیں تھا تقریر کی شکل میں تھا اس لیے اس کا مفصل متن تاحال نہیں مل سکا مگر اس کے بنیادی نکات اور خلاصہ یہ تھا کہ:-

_____ اب تک مسئلہ افغانستان میں حکومت پاکستان اور افغان مجاہدین کی پالیسی کامیاب رہی ہے مستقبل میں اس ٹھوس اور مضبوط موقف پر آزادی و وطن اور حریت اقوام کا ایک تاریخی اور زریں باب رقم ہوگا۔ اس وقت ہمارے سامنے اولین مسئلہ افغان مجاہدین کی ہمدردی اور مہاجرین کو پناہ دینا تھا اور الحمد للہ کہ اسلامی اخوت کی بناء پر ہم مظلوم افغانوں کی ہمدردی اور ہر ممکن امداد کرتے رہے، جبکہ ان مظلوموں نے صرف اپنی ہی نہیں بلکہ پاکستان کے دفاع کی بھی جنگ لڑی ہے۔ افغانستان کے میدانِ کارزار میں افغان مجاہدین کی بے مثال تاریخی قربانیاں اپنی مثال آپ ہیں، اس سلسلہ میں ویٹ نام وغیرہ بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ مجاہدین نے اپنے سے کئی گنا ایک بڑی طاقت اور استعماری قوت کی یلغار کو بریک لگا دی ہے۔ مگر اب روس میدانِ جنگ میں ہار جانے کے بعد بڑی شاطرانہ تھلینشی چال (روس، بھارت، امریکہ گٹھ جوڑ) سے مذاکرات کی میز پر مستقبل کی سیاست جیتنا چاہتا ہے، جس کا واضح ثبوت بھارت کا کھل کر میدان میں آجانا ہے تاہم مجاہدین کی بے نظیر پامردی اور استقامت سے افغانستان میں ہزیمت اور رسوا ترین شکست روس کا مقدر بن چکی ہے اور وہ اپنی فوجوں کی واپسی کے لیے خود ایک وقت متعین کر چکا ہے، تو معاہدہ پر ہمارے دستخط کر دینے یا نہ کرنے سے ہر دونوں صورتوں میں روس افغانستان سے واپس جلتے گا۔

جنیوا مذاکرات کا روسی فوجوں کی واپسی سے کوئی تعلق نہیں۔ فوجوں کی واپسی کا فیصلہ روس نے افغانستان میں اپنی ناکامی، مجاہدین کی ناقابل شکست مزاحمت، مقبوضہ مسلم علاقوں میں بیداری کی لہر، بین الاقوامی سطح پر ذلت و رسوائی اور بڑھتی ہوئی مذمت اور افغانستان کی بلا جواز جنگ کے داخلی نتائج اور گورباچوف کی نئی خارجہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام کا موقف یہ ہے کہ روس نے ۹ سال تک افغانستان کی تباہی اور ہلاکت کے جن سنگین

اور بھیہنا تک جرائم کا ارتکاب کیا ہے اب وہ نتائج کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری قبول کرے۔ افغانستان کی تعمیر نو، امن سکون کی بحالی، مہاجرین کی واپسی اور آزاد اسلامی ریاست کے قیام اور بقاء و تحفظ اور اس کے استحکام کی ذمہ داریوں میں اسے جکڑے بغیر وہ یونہی رخصت ہو گیا تو پھر وہ مستقبل میں جس طرح کی من مانی کرنا چاہے گا کر سکے گا تو پھر اُس وقت اُس کے ناک میں ٹیکل ڈالنا ناممکن ہوگا۔

افغانستان میں روسی یلغار کا مقصد ہی یہی ہے کہ یہاں پر اُس کا سکہ اور نظام چلتا رہے۔ داؤد ترکئی، امین، کارمل اور نجیب سب اس کے پیادے، فرستادے اور کٹھ پتلی تھے۔ جب جارحیت کا خاتمہ اور روسی تسلط سے خلاصی ہی مقصود ہے تو لامحالہ جارحیت اور ظلم کے اثرات و ثمرات کو بھی محو کرنا ہوگا۔

لہذا پاکستان کو موجودہ شکل میں جنیوا معاہدہ پر دستخط کر کے بلاوجہ ایک مضبوط حلیف قوت افغان مجاہدین کی ناراضگی ہرگز مول نہیں لینی چاہیے۔

جہاں تک امریکہ کی پالیسی کا تعلق ہے تو امریکہ اپنی نئی پالیسی سے ایک تیسرے دو شکار کھیلنا چاہتا ہے اور دو طرح کے فائدے حاصل کرنا چاہتا ہے، ایک افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء اور دوسرا افغان مجاہدین کی آزاد اور اسلامی حکومت کے قیام میں رکاوٹ۔

امریکہ سمیت دنیا کی سوشلسٹ، کمیونسٹ اور لادین حکومتیں بظاہر افغانوں کی حمایت کے باوجود وہاں پر آزاد اسلامی ریاست کا قیام ہرگز نہیں چاہتیں۔ چونکہ افغانستان میں اسلامی انقلاب کے اثرات ایران، پاکستان اور وسط ایشیا پر پڑ سکتے ہیں۔ امریکہ نئی نشاط پرانی پالیسی سے اس کا تحفظ اور ستر باب چاہتا ہے۔ اگر امریکہ ساتھ نہ بھی دے تب بھی مجاہدین اللہ کی نصرت اور مجبور و سرپر ایک عظیم اسلامی انقلاب اور آزاد اسلامی ریاست کے قیام و استحکام میں انشاء اللہ کامیاب ہو کر رہیں گے۔ بعض لوگ خانہ جنگی کے خطرہ کو سامنے لاتے ہیں، خانہ جنگی کا اندیشہ دستخط کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں موجود ہے۔

امریکہ روس گٹھ جوڑ کی موجودہ پالیسی قبول کر لینے کی صورت میں مستقبل کے اندیشوں کے بارے میں گزارش ہے کہ اس پالیسی کو قبول کر لینے کی صورت میں بھی افغانستان کی سالمیت، خانہ جنگی سے تحفظ اور اس کے اثرات سے پاکستان کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پاکستان کی سلامتی بھی اسی میں ہے کہ پڑوس میں خالص آزاد اسلامی ریاست کا قیام ہو اگر امریکہ گٹھ جوڑ کو تسلیم کر لیا گیا تو یہ ۱۳ لاکھ شہداء کے خون سے متسخر کرنا ہوگا۔ ایسی صورت میں افغانستان میں لادین کمیونسٹ حکومت قائم ہوگی جس کی وجہ سے پاکستان میں بھی بختونستان اور سندھودیش وغیرہ کے شوٹے چھوڑے جاتے رہیں گے، بلامنی اور دھماکے پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیں گے۔ ہمارے لیے افغانستان میں مضبوط، مستحکم اسلامی حکومت ایک بہترین پڑوسی ثابت ہو سکتی ہے۔

افغانستان کی جنگ میں اصل فریق اپنے وطن کی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑنے والے افغان مجاہدین اور حملہ آور روس ہیں۔ مجاہدین اپنے وطن کی آزادی میں ۱۳ لاکھ جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔ پاکستان ان کا حامی و ناصر، ان کا میزبان اور پڑوسی، ان کا حلیف و مددگار۔ ان کا وکیل و ترجمان، خود ایک متاثرہ ملک اور افغانستان کے مسئلہ میں اسکی جثیت ایک مصالحت کنندہ کی ہے۔ لہذا یہ ابھی سے طے ہونا چاہیے کہ افغان مجاہدین کو ناقابل قبول یا ان کی شمولیت اور رضامندی کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں ہونا چاہیے۔ جو معاہدہ بھی افغان مجاہدین کی کامیابی اور افغان مہاجرین کی امن و سکون سے واپسی کی ضمانت نہ دے وہ افغانستان کو خانہ جنگی میں دھکیل دے گا اور پاکستان کو بھی لے ڈوبے گا۔ پاکستان کا مفاد اور اس کی سالمیت و استحکام مجاہدین کی کامیابی اور ان ہی کے موقف پر مبنی معاہدے سے وابستہ ہے۔ پوری مسلم دنیا، بغیر جانبدار تحریک، اقوام متحدہ کے ۱۲۲ ممالک اور اسلامی سربراہ کافر نس بھی بارہا اس موقف کی تائید کر چکے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ اس سے انحراف کر لیا گیا اور افغان مجاہدین کے موقف، افغان مہاجرین کے مفاد اور ان کا بھرپور ساتھ دینے والی قوتوں کی رائے کو اگر خدا نخواستہ نظر انداز کر دیا گیا تو جس موقف کے تسلسل سے پاکستان نے عالمی رائے عامہ اور بالخصوص مسلم دنیا میں عزت و افتخار کا جو مقام حاصل کیا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

گول میز کانفرنس میں صرف اس موقف کی مدلل وضاحت پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس موقف کو منوانے، اس میں وزن ڈالنے اور مؤثر بنانے کے لیے قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کی تحریک و تجویز پر قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ۱۲ مارچ ۱۹۸۸ بروز ہفتہ تمام دینی و مذہبی جماعتوں کے قائدین، ملک کے ممتاز سکالرز، دانشور، سیاسی مدیرین، ارباب علم و فضل اور ذی رائے اصحاب علم و بصیرت کا جامع اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی میں ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا جس میں ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور شرکائے اجلاس نے اس موقف کی بھرپور تائید کی اور حکومت پر واضح کیا کہ اس واضح اور ٹھوس لائحہ عمل سے سر مو انحراف بھی مستقبل کے بھیانک خطرات اور ملکی سالمیت کی بچھکولے کھائی تباہی کے بڑھنے اور ہلاکت کا فریبہ بن سکتا ہے۔

وفیات :- حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

محدث کبیر استاد العلماء، قائد شریعت، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی رفیقہ حیات، قائد جمعیت جناب مولانا سمیع الحق، مولانا انوار الحق، مولانا محمود الحق اور مولانا اظہار الحق کی حقیقی اور بیسی والدہ اور ہزاروں علماء، فضلاء، مشائخ، مجاہدین، اساتذہ علم اور طلبہ دین کے لیے خیر و برکت، دعاؤں کا مرکز اور روحانی والدہ اپنی طویل عیادت کے بعد مورخہ ۲۴ مارچ کو صبح ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد میں اس دار فانی سے رحلت کر کے اپنے رب کے حضور پہنچ گئیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ جس کی رضا کے حصول کیلئے ہم ہمہ غمغورہ نے اپنی پوری زندگی وقف کر دی تھی۔